انسانوں کی سگلنگ کیا ہے؟

انسانوں کی سمگلنگ میں، جسے جدید غلامی یا انسانوں کی خرید و فروخت بھی کہا جاتا ہے، جسم فروشی اور جبری مشقت، دونوں شامل ہیں۔ انسانی سمگلنگ کے متاثرین کے تحفظ کے قانون (مختصراً ٹی وی پی اے) بشمول ترامیم مجریہ ۲۰۰۰ اور بالخصوص عورتوں اور بچوں سے متعلق، انسانی سمگلنگ کی روک تھام، انسداد اور سزا دینے کے معاہدے، کے ساتھ ساتھ قومی سرحدوں کے آر پار منظم جرائم کے خلاف اقوام متحدہ کے معاہدے (پالیرمو پروٹوکول) میں جبری مشقت کو بیان کرنے کے لیے مرضی کے خلاف گھریلو کام کروانے، غلامی یا غلامی جیسے حالات میں کام کروانے، واجب الادا قرض کے بدلے بیگار لینے اور جبری مشقت کروانے جیسی مختلف اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔

انسانی سمگلنگ میں متاثرین کی دوسرے مقامات پر منتقلی شامل تو ہو سکتی ہے، مگر یہ ضروری نہیں ہے۔ ٹی وی پی اے کے تحت لوگوں کو انسانی سمگلنگ کا متاثرین مانا جا سکتا ہے قطع نظر اس کے کہ اُن کو استحصالی صورت حال کے لیے دوسری جگہ منتقل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، انہوں نے کسی سمگلر کے لیے کام کرنے کی پیشگی رضامندی کا اظہار کیا ہو یا سمگل کیے جانے کے براہ راست نتیجے میں کسی جرم میں شریک ہوئے ہوں۔ اس سارے عمل کا مرکزی نکتہ، سمگلروں کا مقصد اُن کا شکار ہونے والے لوگوں کا استحصال کرنا اور انہیں غلام بنانا اور اس مقصد کے لیے استعمال کیے جانے والے دباؤ اور دھوکا دینے کے گوناگوں طریقے ہیں۔

جسم فروشی کے لیے انسانی سمگلنگ

جب کوئی بالغ فرد جبر، جبر کی دھمکیوں، دھوکے، دباؤ یا مذکورہ طریقوں کے کسی بھی امتزاج کے نتیجے میں، جسم فروشی جیسے کسی بھی جنسی فعل کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ شخص انسانی سمگلنگ کا شکار ہوتا ہے۔ اس قسم کے افعال کے ذمے داروں میں بھرتی کرنے، اپنے پاس رکھنے، ورغلانے، ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل کرنے، تیاری کرنے، سرپرستی کرنے، کسی فرد کو آمادہ کرنے اور اس مقصد کے لیے کسی شخص کی مدد کرنے میں ملوث پائے جانے والے تمام افراد کو جسم فروشی کے لیے کسی بالغ فرد کی سمگلنگ کا مرتکب سمجھا جاتا ہے۔ جسم فروشی کے لیے انسانی سمگلنگ کسی خاص قسم کے دباؤ کے تحت بھی عمل میں آسکتی ہے، جس میں متاثرہ افراد کو کسی ایسے غیر قانونی واجب الادا «قرض» کے بدلے میں جسم فروشی جاری رکھنے پر مجبور کیا جاتا ہے، جس کے بارے میں دعوٰی کیا جاتا ہے کہ اس کا تعلق ان کے سفر، بھرتی، حتیٰ کہ ان کی «فروخت» پر اٹھنے والے اخراجات سے ہے — اور استحصال کرنے والے اصرار کرتے ہیں کہ اس سے پہلے کہ انہیں رہا کیا جائے، انہیں یہ قرض لازماً چکانا ہوگا۔ اگرکوئی بالغ فرد ابتدا میں جسم فروشی پر رضامند ہو بھی جائے، تو پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر کسی بالغ فرد کے رضامند ہوجانے کے بعد بھی اگر اس فرد کو، نفسیاتی حربوں یا جسمانی قوت کے ذریعے جسم فروشی جاری رکھنے پر مجبور کیا جاتا ہے، تو اس فرد کو انسانی سمگلنگ کا شکار سمجھا جائے گا اور اُسے پالیرمو پروٹوکول میں بیان کردہ اور مروجہ مقامی قوانین کے تحت حاصل مراعات مہیا کی جانا چاہیئیں۔

جسم فروشی کے لیے بچوں کی خرید و فروخت

جب کسی (۸۱ سال سے کم عمر) بچے کو جسم فروشی کا کوئی فعل انجام دینے کے لیے بھرتی کیا گیا ہو، ورغلایا گیا ہو، اپنے پاس رکھا گیا ہو، دوسری جگہ منتقل کیا گیا ہو، اس مقصد کے لیے تیاری کی گئی ہو، سرپرستی کی گئی ہو، بچے کو آمادہ کیا گیا ہو یا اس صورت حال کو برقرار رکھا گیا ہو تو اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف انسانی سمگلنگ کے الزام میں قانونی کاروائی کی جائے گی اور اس کے لیے ضروری نہیں کہ اس جرم کے لیے طاقت، دھوکا دہی یا دباؤ کے استعمال کو ثابت کیا جائے۔ اس قانون میں کوئی استثنا نہیں ہے: کسی قسم کی ثقافتی یا سماجی واقتصادی توجیہات اس حقیقت کو تبدیل نہیں کرسکتے کہ جن بچوں کا جسم فروشی کی صورت میں استحصال کیا گیا ہے وہ انسانی سمگلنگ کا شکار ہوئے ہیں۔ جسم فروشی کے کاروبار میں بچوں کا استعمال، امریکہ، اور دنیا بھر کے بیشتر ممالک کے قوانین کے تحت ممنوع ہے۔ جسم فروشی کے لیے انسانی سمگلنگ کے بچوں پر تباہ کن اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اِن اثرات میں مدتوں جاری رہنے والا جسمانی اور نفسیاتی صدمہ، مختلف بیماریاں (بشمول ایچ آئی وی/ ایڈز)، منشیات کی لت، نامطلوب حمل، غذائیت کی کمی، معاشرتی تنہائی اور حتیٰ کہ موت بھی شامل ہیں۔

جبری مشقت

جبری مشقت میں، جسے بعض اوقات محنت کشوں کی سمگلنگ بھی کہا جاتا ہے، بہت سی سرگرمیاں یعنی مزدوروں کو بھرتی کرنا، انہیں اپنی تحویل میں رکھنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا اس کام میں سہولت فراہم یا حاصل کرنا شامل ہیں۔ اس کا ارتکاب اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص کوئی کام کرانے کے لیے کسی فرد کے خلاف طاقت، جسمانی دھمکیاں، نفسیاتی ہتھکنڈے، قانونی طریقہ کار کے ناجائز استعمال اور دباؤ ڈالنے کے مختلف طریقوں سے کام لیتا ہے۔ جب کبھی کسی محنت کش کا ان طریقوں سے استحصال کیا جا رہا ہو، تو اس شخص کی آجر کے لیے کام کرنے کی پیشگی رضامندی، قانونی طور پر بے معنی ہو جاتی ہے اور آجر انسانی سمگلنگ کا مرتکب اور ملازم انسانی سمگلنگ کا شکار ہو رہا ہوتا ہے۔ خاص طور پر باہر سے آئے ہوئے تارکین وطن کے انسانی سمگلنگ کے دھندے میں پھنسنے کے زیادہ خطرات ہوتے ہیں۔ مگر لوگوں کو انفرادی طور پر خود اپنے ملکوں میں بھی جبری مشقت پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ جبری مشقت یا واجب الادا قرض کے بدلے مشقت کے شکار افراد، بالخصوص عورتوں اور لڑکیوں کو گھریلوکام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ اکثر ان سے جنسی زیادتی یا ان کا استحصال بھی کیا جاتا ہے۔

قرض میں جکڑے ہوئے مزدور یا قرض کے بدلے غلامی

جسم فروشی کے کاروبار یا جبری مشقت، دونوں کے لیے انسانی سمگلروں کے پاس دباؤ ڈالنے کا ایک طریقہ، قرض مسلط کرنے یا اس کے نتیجے میں غلامی میں جکڑنے کا ہے۔ بعض کارکنوں کو واجب الادا قرض ورثے میں ملتا ہے: مثال کے طور پر جنوبی ایشیا میں انسانوں کی سمگلنگ کے دھندے کا شکار ہونے والے اندازاً لاکھوں ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے آباؤاجداد پر چڑھے ہوئے قرضے اتارنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ سمگلروں یا اُن بھرتی کرنے والوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں، جو شروع میں دیے ہوئے اس قرض سے غیرقانونی طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں، جو ملازمت کی ایک شرط کے طور پر محنت کش دانستہ یا نادانستہ طور پر آجر سے لیتے ہیں۔ وہ ملک جہاں سے مزدور بھرتی کیے جاتے ہیں اور وہ ملک جہاں انہیں لے جایا جاتا ہے، دونوں ممالک میں انسانی سمگلر، لیبر ایجنسیاں، بھرتی کرنے والے اور آجر، کارکنوں پر بھرتی کی فیس عائد کرکے اوربھاری شرح والے قرضوں کے بدلے غلامی کو فروغ دیتے ہیں اور قرض کی واپسی کو اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور بنا دیتے ہیں۔ اس قسم کے حالات باہر سے آئے ہوئے کارکنوں کے لیے اُس ملک میں ملازمت کی بنیاد پر عارضی کام کے اُن پروگراموں کے حوالے سے پیدا ہوتے ہیں، جن میں ملک میں محنت کش کی قانونی حیثیت کا انحصار آجر کی مرضی پر ہوتا ہے۔ لہٰذ کارکن کسی نا انصافی کے ازالے کے لیے کوشش کرنے سے ڈرتے ہیں۔

گھریلو کام

رضامندی کے بغیر کسی سے گھر کے کام کاج کرانا، ایک قسم کی انسانی سمگلنگ ہے، جو گھروں میں کیے جانے والےکام جیسے مخصوص حالات میں عمل میں آتی ہے اور متاثرہ افراد کے لیے منفرد قسم کے خطرات پیدا کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جس میں گھریلو ملازم یا ملازمہ کو اپنی ملازمت کو چھوڑنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ ان کے ساتھ نامناسب سلوک روا رکھا جاتا ہے اور انہیں یا تو اجرت دی ہی نہیں جاتی اور اگر دی جاتی ہے تو وہ بہت کم ہوتی ہے۔ بہت سے گھریلو کارکنوں کو ہفتہ وار چھٹی جیسی معمولی وہ بنیادی مراعات اور تحفظات حاصل نہیں ہوتے، جو عام طور پر کارکنوں کے دوسرے گروپوں کو ملتے ہیں۔ مزید یہ کہ ان کی آزادانہ نقل و حرکت کو محدود کردیا جاتا ہے، اور نجی گھروں میں ملازمت، ان کی تنہائی اور خطرات میں اضافہ کردیتی ہے۔ محکمہ محنت کے عہدے داروں کو نجی گھروں میں ملازمین کے حالات کار کا معائنہ کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ گھریلو ملازمین کو، خاص طور پر عورتوں کو ہراساں کیے جانے، جنسی استحصال اور صنف کی بنیادوں پر کیے جانے والے تشدد سمیت کئی طرح کی بدسلوکیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان سب مسائل کو ملا کر دیکھا جائے، تو یہ رضامندی کے بغیر گھریلو غلامی کی ایک صورت بنتی ہے۔ جب کسی گھریلو ملازم کے آجر کو سفارتی حیثیت حاصل ہو اور انہیں دیوانی اور /یا فوجداری قوانین سے استثناء حاصل ہو، تو گھریلو کام کرنے والوں کے لیے خطرات اور زیادہ ہو جاتے ہیں۔

بچوں سے جبراً محنت مشقت کرانا

اگرچہ بچے بعض کام قانونی طور پر کرسکتے ہیں تاہم بچوں کو غلامی یا غلامی جیسے حالات سے دوچار ہوتے ہوئے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ کسی بچے سے جبری مشقت لیے جانے کا اشارہ ایسی علامات سے ملتا ہے، جن میں کوئی بچہ بظاہر کسی ایسے شخص کی تحویل میں پایا جائے جو اس کے خاندان کا رکن نہ ہو اور وہ بچے سے جو کام کرواتا ہو، اس کے مالی فوائد بچے کے خاندان کی بجائے کسی اور کو ملتے ہوں اور بچے کو اس کام کو، مثلاً گداگری وغیرہ، چھوڑنے کا اختیار حاصل نہ ہو۔ انسانوں کی سمگلنگ کے خلاف انسدادی اقدامات کے تحت، بچوں سے محنت کرانے کے تدارک کے لیے اٹھائے جانے والے علاج اور تعلیم جیسے روایتی اقدامات کو مزید مضبوط بنانا چاہیے نہ کہ انہیں علاج اور تعلیم کا نعم البدل بنا دیا جائے۔ جب بچوں کو غلام بنایا جاتا ہے، تو ان کا استحصال کرنے والوں کو فوجداری سزاؤں سے نہیں بچنے دینا چاہیے — اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب حکومتیں بچوں سے جبری مشقت کرانے کے کیسوں سے نمٹنے کے لیے انتظامی اقدامات کرتی ہیں۔

غیر قانونی بھرتی اور فوجی بچوں کا استعمال

فوجی سپاہیوں کے طور پر بچوں کا استعمال اس وقت انسانی سمگلنگ کا مظہر بن جاتا ہے جب اس کا تعلق مسلح افواج کی جانب سے جبر، دھوکہ دہی، یا ڈرانے دھمکانے سے غیر قانونی بھرتی یا بچوں کو بطور سپاہی لڑنے یا مشقت کے دوسرے کاموں کے لیے بھرتی کیے جانے سے ہوتا ہے۔ یہ کام کرنے والی سرکاری مسلح افواج، نیم فوجی تنظیمیں یا باغی تنظیمیں ہو سکتی ہیں۔ بہت سے بچوں کو جنگجوؤں کے طور پر استعمال کرنے کی غرض سے زبردستی اغوا کرلیا جا تا ہے۔ بعض سے قلیوں، باورچیوں، چوکیداروں، گھریلو ملازموں، پیغام رسانوں یا جاسوسی کے کام لیے جاتے ہیں۔ نوجوان لڑکیوں کی کمانڈروں اور جنگجوؤں کے ساتھ زبردستی «شادیاں» کرا دی جاتی ہیں یا وہ اِن کی آبروریزی کرتے ہیں۔ مسلح گروہ، عموماً فوجی لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ جنسی زیادتیاں کرتے ہیں یا اُن کا استحصال کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ان پر بھی ویسے ہی تباہ کن جسمانی اور نفسیاتی اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن کا سامنا جسم فروشی کے لیے سمگلنگ کا شکار ہونے والے بچے کرتے ہیں۔